بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ش | ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ | ۱۶ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۱۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج دن کے وقت ۱۰-۱۱ بجے کے قریب اچانک جسم کے دائیں جانب اعصابی کمزوری کی شکایت پیدا ہوگئی۔ شام کے وقت اس میں کسی قدر تخفیف ہوگئی۔ لیکن ابھی تک کچھ تکلیف باقی ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

سیدۃ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بخار خدا تعالیٰ کے فضل سے کم ہے اور عام طبیعت اچھی ہے۔ درجہ حرارت آج ۹۹ رہا۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ رخصت کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں۔

شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے قائمقام پرائیویٹ سکرٹری بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

مولوی محمد علی صاحب کے مطلوبہ دلائل

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اس خطبہ میں جس کا ذکر پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔ اور جو ۲۸ اپریل کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے اپنے آپ کو اور اپنی انجمن کو معصوم عن الخطا قرار دیتے ہوئے ایک مضمون کا یہ جواب دیا ہے کہ

"اس میں دلائل کیا ہیں۔ کیا یہ الزام ہے کہ اس انجمن کے مالک زانی ہیں۔ چور ہیں۔ شراب پیتے ہیں۔ لوگوں کا روپیہ کھا جاتے ہیں۔ یا ان کے اندر فسق و فجور کی باتیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی بات نہیں۔ اس سارے مضمون میں ایک بھی ایسا الزام نہیں۔ پھر کس بناء پر یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ اس انجمن میں ایک نوجوان احمدی تو کیا مسلمان بھی نہیں رہ سکتا"

گویا مولوی صاحب کے نزدیک کسی مضمون میں دلائل "یہ ہوتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کا اس مضمون میں ذکر ہو۔ ان پر مختلف قسم کے الزامات لگائے جائیں۔ اگرچہ اس مضمون میں جو ایک ایسے نوجوان کا لکھا ہوا تھا جس نے اپنا روشن مستقبل نظر انداز کر کے خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ یہ بھی ذکر تھا۔ کہ اس انجمن کے مالک (۱) قومی امانت ضائع کر رہے ہیں (۲) بدانتظامی کے ذمہ وار ہیں (۳) یہ انجمن جس خدمت اسلام کی ... وہ محض سراب ہے۔ ... لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکی جا رہی ہے۔ (۴) اس انجمن کے مالک بہت سا روپیہ برباد کر چکے اور کر رہے ہیں (۵) اس انجمن کے مالک غریبوں کو زندگیاں وقف کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ مگر اپنے لڑکوں کے لئے آئی۔ سی۔ ایس سے کم ملازمت کو خاطر میں نہیں لاتے (۶) قوم سے کہتے ہیں کہ چندہ دو۔ مگر اپنی جیب سے ایک پیسہ دینا گوارا نہیں۔ (۷) انجمن کے مالکوں کے اعمال۔ اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم ایک نہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ سوچنے اور سمجھنے والے کے لئے یہ بہت کچھ تھا۔ لیکن مولوی صاحب نے اسے کافی نہ سمجھا۔ اور چند ایک الزامات بطور مثال پیش کرتے ہوئے کہا اس مضمون میں دلائل کہاں ہیں۔ یعنی کھلے اور واضح الفاظ میں الزامات کہاں ہیں۔ امید ہے اب مولوی محمد علی صاحب اپنی انجمن کے سابق جنرل سکرٹری خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کی کھلی چٹھی پڑھ کر خوش ہو گئے ہوں گے۔ جس میں ان کے ارشاد کی ایک حد تک تعمیل کی گئی ہے۔ اور اگر اب بھی ان الزامات کو کافی "دلائل" نہ سمجھیں۔ تو ہم جناب میاں محمد صادق صاحب سے گزارش کریں گے۔ کہ مولوی صاحب کی تسلی کے لئے وہ ضرور کچھ اور تکلیف برداشت کریں۔ یعنی جن واقعات کی طرف انہوں نے صرف اشارہ کیا ہے۔ انہیں زیادہ واضح کر دیں۔

ذیل میں ان امور کو یکجائی طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ جن میں مولوی محمد علی صاحب کے مطلوبہ دلائل پیش کئے گئے ہیں۔

(۱) وہ لوگ جو مولوی صاحب کے قادیان سے چلے آنے کے وقت ان کے ساتھ آئے وہ بھی ان کی رعونت۔ تکبر اور نخوت کا شکار ہونے سے نہ بچے۔

(۲) مولوی صاحب میں کینہ پروری۔ تنگدلی اور تنگ نظری حد سے بڑھی ہوئی ہے۔

(۳) مولوی صاحب ایسے اخلاق کے مالک ہیں۔ کہ مسلم ٹاؤن (جہاں مولوی محمد علی صاحب کی کوٹھی ہے) کا کوئی معقول آدمی آپ سے ملنا بھی پسند نہیں کرتا۔ آپ واقعی کینہ پرور تنگ دل اور تنگ نظر ملاں ہیں۔

(۴) مجلس معتمدین کو اپنے مہمانداری الاؤنس کو بچانے کے لئے انجمن کی مالی حالت کی نسبت غلط راہ پر لگایا۔ اور دھوکہ دیا۔

(۵) انجمن مقروض ہونے کی وجہ سے سود ادا کرتی ہے۔ خرچ آمد سے زیادہ ہے مگر باوجود اس کے مولوی صاحب اور ان کے بعض منظور نظر افراد کے شاہانہ اخراجات بدستور جاری ہیں۔ لیکن ملازمان انجمن کئی کئی ماہ تک تنخواہ کی راہ تکتے رہتے ہیں۔ انجمن کے اخبارات کی اشاعت میں تخفیف کی گئی۔ مگر مولوی صاحب کے انڈا مرغی اور مچھلی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی

(۶) مولوی صاحب کی ماہوار آمدنی چار سو روپیہ ہے۔ مگر بجٹ فنڈ میں چندہ ۴ آنے سے کبھی زیادہ نہیں ہوا۔

(۷) انجمن سے قرضہ لیا جاتا ہے۔ مگر کوئی تمسک۔ یا اقرار نامہ لکھ کر نہیں دیا اور نہ ہی کوئی جائداد انجمن کے پاس رہن رکھی ہے۔

(۸) مولوی محمد علی صاحب کی قیادت اور صدارت میں مسلم ہائی سکول اور زمینوں کے معاملات میں انجمن سے وہ افعال بھی صادر ہوئے ہیں۔ جو جرم دغا۔ خیانت اور رشوت کی حد تک پہونچتے ہیں۔

(۹) مولوی صاحب کے ہاں جس قدر مہمان آتے ہیں۔ وہ مسلم ٹاؤن کے رہنے والے خوب جانتے ہیں۔ مگر الاؤنس مہمانداری برابر وصول کرتے رہے ہیں۔

(۱۰) مسجد کے نام پر بجلی کے بل اور مہمانخانہ کے نام پر گھر کے بل انجمن کے خزانہ سے ادا ہوتے ہیں

(۱۱) جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف الزامات کی تشہیر میں ہمیشہ اخلاقی اور مالی مدد کی گئی۔ اور رقم بلا تفصیل کی مد سے دی جاتی رہی مگر اعلانات میں اس کے خلاف کہا اور جھوٹ بولا۔

یہ ان الزامات کی مختصر سی فہرست ہے جو خان بہادر میاں محمد صادق صاحب نے مولوی محمد علی صاحب اور ان کی انجمن پر لگائے ہیں۔ کیا اب بھی مولوی صاحب یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کے مضمون میں چونکہ کوئی بھی الزام نہیں۔ اس لئے مضمون بے دلیل ہے۔ مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ ان دلائل پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ اور اس بارے میں نہ صرف عام پبلک کی بلکہ خان بہادر میاں محمد صادق صاحب اور دوسرے ہم خیال اصحاب کی تسلی کریں۔

جامعہ احمدیہ کی ایک تقریب

قادیان ۱۴ مئی آج چھ بجے شام ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں درجہ رابعہ کے طلباء کی طرف سے جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے والے مبلغین کو اور درجہ ثانیہ کے طلباء کی طرف سے مولوی فاضل کا امتحان دینے والے طلباء کو دعوت ناشتہ دی گئی۔ اور ایڈریس پڑھے گئے۔ جن کے جواب ان کی طرف سے دیئے گئے۔ اس کے بعد اساتذہ میں سے مولوی ارجمند خان صاحب۔ صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی۔ حافظ مبارک احمد صاحب۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ اور ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب نے طلباء کو مناسب موقعہ نصائح فرمائیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو بوجہ علالت شریک نہ ہو سکے تھے۔ ان کا مضمون سنایا گیا۔ اور آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں مخاطب نوجوانوں کو سچے احمدی بننے کی تلقین فرمائی۔ اور ان کی کامیابی کے لئے دعا کی۔

تقرر پراونشل امیر صوبہ بنگال

صوبہ بنگال کی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بنگال کے لئے خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کو ۳۰ اپریل ۴۳ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ گنج کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ گنج (مغلپورہ لاہور) کا سالانہ جلسہ ۱۶، ۱۷ مئی۔ بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا بزرگان جماعت مختلف عنوانات پر تقاریر فرمائیں گے۔ احباب جماعت کثرت سے شمولیت فرمائیں۔ جلسہ گزشتہ سال والی جگہ پر پرائمری سکول کے پاس ہوگا۔

وقت۔ ہفتہ کے دن ۸ بجے شام سے ۱۲ بجے رات تک اور اتوار کو ۸ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر ۴ بجے تا ۷ بجے شام۔ ۸ بجے تا ۱۲ بجے رات۔

خاکسار جلال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ گنج لاہور

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی عبدالرحمن صاحب انور انچارج تحریک جدید کا چھوٹا لڑکا احسان الرحمن کئی دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۲) اللہ بخش صاحب کارکن بیت المال کے چھوٹے بچے عطاء اللہ کو ایک ٹانگ پر دو خطرناک پھوڑے نکلے ہوئے ہیں (۳) ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب دہلوی کا چھوٹا بچہ عبدالسلام بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ (۴) خانزادہ امیر اللہ خان صاحب اسماعیلہ تحصیل صوابی ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں (۵) میاں فضل الدین صاحب تیجا کلاں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں۔ بعارضہ بخار و پیچش بیمار ہیں (۶) ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن لیہ ضلع مظفر گڑھ اپنے اور اپنے اہل و عیال کی صحت کے لئے (۷) ڈاکٹر محبوب الرحمن صاحب بنگالی قادیان کا ڈیڑھ سالہ لڑکا فوت ہو گیا۔ نعم البدل کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اعلان

رسالہ فرقان کے خریداروں کے لئے جو اعلان کل کے الفضل میں شائع ہوا ہے وہ صرف مقامی خریداروں کے لئے ہے ورنہ بیرونی احباب کے لئے رسالہ بروقت پوسٹ کیا جا چکا ہے۔ خاکسار صدر مجلس رفقاء احمد قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کان رکھ کر سنو کہ آسمان کیا کہہ رہا ہے؟

"اے قوم کے بزرگو اور دانشمندو! ذرا ٹھنڈے ہو کر واقعات پر غور کرو۔ کیا یہ واقعات کاذبوں سے ملتے ہیں یا سچوں سے۔ کبھی کسی نے سنا۔ کہ کاذب کے لئے آسمان پر نشان ظاہر ہوئے۔ کبھی کسی نے دیکھا کہ کاذب اپنے اعجوبوں میں صادقوں پر غالب آسکا۔ کیا کسی کو یاد ہے۔ کہ کاذب اور مفتری کو افتراؤں کے دن سے ۲۵ برس تک مہلت دی گئی۔ جیسا کہ اس بندہ کو۔ کاذب یوں ملا جاتا ہے جیسے کھٹمل۔ اور ایسا نابود کیا جاتا ہے جیسا کہ ایک بلبلہ۔ اگر کاذبوں اور مفتریوں کو اتنی مدتوں تک مہلت دی جاتی۔ اور صادقوں کے نشان ان کی تائید کے لئے ظاہر کئے جاتے۔ تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ اور کارخانہ الوہیت بگڑ جاتا۔ پس جب تم دیکھو کہ ایک مدعی پر بہت شور اٹھا۔ اور اس کی مخالفت کی طرف دنیا جھک گئی۔ اور بہت آندھیاں چلیں۔ اور طوفان آئے۔ پر اس پر کوئی زوال نہ آیا۔ تو فی الفور سنبھل جاؤ۔ اور تقویٰ سے کام لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے لڑنے والے ٹھہرو۔ صادق تمہارے ہاتھ سے کبھی ہلاک نہیں ہوگا۔ اور راستباز تمہارے منصوبوں سے تباہ نہیں کیا جائیگا۔ تم بدقسمتی سے بات کو دور تک مت پہونچاؤ۔ کہ جس قدر تم سختی کرو گے وہ تمہاری طرف ہی عود کرے گی۔ اور جس قدر اس کی رسوائی چاہو گے وہ الٹ کر تم پر ہی پڑے گی۔ اے بدقسمتو! کیا تمہیں خدا پر بھی ایمان ہے یا نہیں۔ خدا تمہاری مرادوں کو اپنی مرادوں پر کیونکر مقدم رکھے۔ اور اس سلسلہ کو جس کا قدیم سے اس نے ارادہ کیا ہے کیونکر تمہارے لئے تباہ کر ڈالے۔ تم میں سے کون ہے جو ایک دیوانہ کے کہنے سے اپنے گھر کو مسمار کر دے۔ اور اپنے باغ کو کاٹ ڈالے۔ اور اپنے بچوں کا گلا گھونٹ دے۔ سو اے نادانو اور خدا کی حکمتوں سے محرومو! یہ کیونکر ہو کہ تمہاری احمقانہ دعائیں منظور ہو کر خدا اپنے باغ اور اپنے گھر اور اپنے پروردہ کو نیست و نابود کر ڈالے ہوش کرو اور کان رکھ کر سنو کہ آسمان کیا کہہ رہا ہے۔ اور زمین کے وقتوں اور موسموں کو پہچانو تا تمہارا بھلا ہو۔ اور تا تم خشک درخت کی طرح کاٹے نہ جاؤ۔ اور تمہاری زندگی کے دن بہت ہوں" (سراج منیر صد۲)

خواجہ عبدالرحمن صاحب کارکن "الفضل" کی وفات

قادیان ۱۴ مئی۔ دفتر "الفضل" کے ایک دیرینہ کارکن خواجہ عبدالرحمن صاحب کل ۱۳ مئی کو قریباً ۵۲ سال کی عمر میں فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش باوجود علالت طبع مرحوم کا جنازہ پڑھایا۔ مقبرہ بہشتی تک جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ اور قبر تیار نہ ہونے کی وجہ سے کافی دیر تک ٹھہرے رہے۔ آخر قبر میں لاش رکھ دینے پر دونوں ہاتھوں سے تین دفعہ مٹی اٹھا کر قبر میں ڈالنے کے بعد تشریف لائے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مخلص خادم میاں شادی خان صاحب کے بیٹے تھے ۱۹۲۴ء میں دفتر الفضل میں منتقل ہوئے۔ اس سے قبل ریویو اردو کے دفتر میں کام کرتے تھے۔ مفوضہ کام کو محنت مستعدی اور جانفشانی سے سرانجام دینا ان کا نمایاں وصف تھا۔ دفتر کا ادنےٰ سے ادنےٰ کام کرنے میں بھی کبھی عار نہ سمجھتے۔ جو کام ان کے سپرد کیا جاتا اسے نہایت ذمہ دارانہ طریق پر سرانجام دیتے۔ دفتر منیجر عام طور پر روزانہ نو بجے صبح کھلتا ہے۔ مگر ان کا معمول تھا۔ کہ صبح ۷ بجے ہی آکر کام شروع کر دیتے۔ طبیعت میں شگفتگی تھی۔ سلسلہ کے مالی مطالبات میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ اور ہر ایک چندہ میں شریک ہوتے۔ حتی المقدور غرباء کی امداد کرتے۔ اور بچوں سے شفقانہ پیش آتے۔ اپنے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں انہوں نے کبھی شکایت کا موقعہ نہ دیا۔ غرض ان میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ مرحوم کی دونوں بہنوں سے جن کی خدمت کرنا مرحوم باعث سعادت سمجھتے تھے۔ اور جن کے لئے اپنے خاندان میں صرف مرحوم ہی

درس الحدیث

خدا تعالےٰ کے کلام میں تماثیل کا ذکر

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

تمثیل میں بات کرنا الہامی دستور ہے اور اللہ تعالےٰ کو بہت پسند ہے۔ انجیل توراۃ اور دوسرے آسمانی صحیفوں میں کثرت کے ساتھ تمثیلیں بیان ہوئی ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تو اکثر تمثیل میں باتیں کرتے تھے۔ خود قرآن مجید میں بھی کئی تمثیلیں بیان ہوئی ہیں۔ کہیں منافقوں کے متعلق مثال دی ہے کہیں مومنوں کی مثالیں بیان کی گئی ہیں کہیں آئندہ ہونے والے واقعات تمثیلوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ پس تمثیل خدا تعالےٰ کے کلام کا ایک ضروری حصہ ہے۔ تمثیل سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ ایسی باتیں جن کو لوگ آسانی سے نہیں سمجھ سکتے سمجھا دی جائیں۔ مثلاً قرآن کریم کے پہلے پارہ میں اللہ تعالےٰ کمزور ایمان والوں کی مثال بیان کرتا ہوا فرماتا ہے۔ کہ ایسے لوگ ابتلاؤں سے ڈرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم ایمان لائے ہیں یہ ابتلا کیوں آتے ہیں۔ اب اگر ان کو اس طرح سمجھایا جاتا۔ کہ نبی کو ماننے کے بعد انسان کو تکلیفیں آیا ہی کرتی ہیں۔ اکثر لوگ مخالف ہو جاتے۔ اور قتل کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ بائیکاٹ کرتے ہیں۔ آوازے کستے ہیں۔ تو ممکن ہے۔ ان کی سمجھ میں یہ باتیں پوری طرح نہ آتیں۔ مگر جب اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا۔ کہ او کصیب من السماء فیہ رعد و برق۔ دیکھو۔ بارش کتنی اچھی چیز ہے۔ خدا کی ایک رحمت ہے۔ اس کی وجہ سے کھیتیاں اُگتی ہیں۔ پودوں میں زندگی پیدا ہوتی ہے۔ بارش پر انسان کی زندگی کا دارومدار ہے۔ مگر باوجود ان فوائد کے بارش کے ساتھ بعض تکلیفیں بھی ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ سے کیچڑ ہو جاتا ہے۔ بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بجلی چمکتی ہے اور جس پر گرتی ہے اس کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ گرج پیدا ہوتی ہے۔ جو انسان کے دل کو ہلا دیتی ہے۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے بارش کو رحمت کا موجب سمجھا جاتا ہے یہی حال نبی پر ایمان لانے کا ہے۔ کہ انسان کو تکلیفیں تو ضرور پہونچتی ہیں۔ طرح طرح کے ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن انجام اچھا ہوتا ہے۔ دیکھو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لوگ طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے رہے۔ بدبخت مکہ والے آپ کے سر مبارک پر مٹی ڈال دیتے۔ آپ کی صاحبزادی فاطمہ جب آپ کا یہ حال دیکھتیں۔ تو رونے لگتیں۔ حضور فرماتے۔ فاطمہ رو نہیں۔ اللہ تعالےٰ تیرے باپ کو کبھی ضائع نہیں کریگا غرض حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تکلیفیں تو بے شک دی گئیں۔ مگر انجام کار کیا ہوا؟ آج دنیا کے ہر گوشہ سے پانچ وقت حضور پر درود بھیجا جا رہا ہے۔ تو بارش کی مثال سے ایک ادنےٰ عقل کا زمیندار اور ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایمان کے ساتھ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے

پس تمثیل سمجھانے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ کے کلام میں اکثر تمثیلیں ہوتی ہیں۔ یہاں بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک تمثیل بیان فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میری تو حالت ایسی ہے۔ کہ ایک شخص اپنی قوم میں دُہائی دیتا آئے۔ کہ اے میری قوم میں نے اپنی آنکھوں سے دُشمن کی فوج کو ان گھاٹیوں کے پیچھے چھپا ہوا دیکھا ہے۔ وُہ تم پر حملہ کرنا چاہتی ہے۔ تم اپنا بچاؤ کر لو۔ بعض لوگوں نے تو اس کی بات مان لی۔ اور راتوں رات اپنا بچاؤ کر لیا۔ مگر بعض ایسے تھے۔ جنہوں نے سستی کی انہوں نے کہا۔ اس کو وہم ہو گیا ہے۔ ہم خواہ مخواہ اس کی بات مان کر اپنی نیند کیوں خراب کریں۔ وُہ وہیں پڑے رہے۔ جب صبح ہوئی۔ تو دُشمن نے حملہ کر کے ان کو ہلاک کر دیا۔ حضور نے فرمایا۔ میں بھی اپنی قوم کو ایک آگ سے ڈراتا ہوں جس نے مجھے مان لیا اور اس تعلیم کو جو میں لایا ہوں۔ قبول کر لیا۔ وُہ اس عذاب سے بچ جائے گا۔ مگر جس نے انکار کر دیا۔ وُہ ہلاک ہوگا۔ آپ بار بار لوگوں کے سامنے یہ بات پیش فرماتے اور انہیں حق قبول کرنے کی دعوت دیتے۔

انبیاء اور دُنیا دار لوگوں میں ایک یہ بھی فرق ہوتا ہے۔ کہ دُنیا دار لوگ ایک بات ایک دو دفعہ کہتے ہیں۔ اور پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ ان کو گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ کہ لوگ کیوں ہماری بات نہیں مانتے ایک فلاسفر ایک نظریہ پیش کرتا ہے۔ کوئی اسے مانے یا نہ مانے۔ اسے قطعاً تشویش نہیں ہوتی۔ مگر ایک نبی کا طریق اس کے بالکل خلاف ہوتا ہے صبح ہوتی ہے تو وُہ لوگوں سے کہتا ہے۔ لوگو! بُت پرستی چھوڑ دو۔ اور ایک اللہ کو مانو۔ لوگ کہتے ہیں۔ بس کافی ہے۔ پتہ لگ گیا۔ کہ تیرا مذہب کیا ہے۔ مگر نبی ظہر کے وقت ان کے پاس پہونچتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے لوگو میں کہتا ہوں۔ بُت پرستی چھوڑ دو خدا سے ڈرو۔ اور اس پر ایمان لاؤ۔ عصر اور شام کو پھر نبی یہی صدا لگاتا ہے۔ میلوں میں جاتا ہے۔ جہاں دو چار آدمیوں کو جمع دیکھتا ہے۔ یہی پیغام دیتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔ یہ مجنون ہے۔ دن رات یہی کہتا رہتا ہے۔ اس کو اور کوئی کام ہی نہیں۔ پھر رات ہوتی ہے۔ تو نبی دُعاؤں میں لگ جاتا ہے گریہ وزاری کرتا ہے۔ اور خدا سے لوگوں کے لئے ہدایت مانگتا ہے۔ انبیاء کو یہ اضطراد کیوں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ان کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگ ہماری نافرمانی کریں گے۔ تو ہلاک ہونگے۔ وُہ ایک آگ دیکھتے ہیں۔ جو منکرین کے لئے بھڑک رہی ہوتی ہے۔ پھر وُہ کیونکر خاموش رہ سکتے ہیں۔ وہ ہر ممکن کوشش لوگوں کو بچانے کے لئے کرتے ہیں۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر لوگ انہیں مجنون کہنے لگ جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھو۔ آپ کو ہر وقت ایک ہی خیال رہتا تھا۔ اور وُہ یہ کہ کسی طرح لوگ ہدایت پا جائیں۔ آپ صبح سیر کو نکلتے۔ تو وفات مسیح پر تقریر فرماتے۔ شام کو مسجد میں بیٹھتے۔ تو حیات مسیح کے عقیدے کا ابطال کرتے۔ دن رات اسی فکر میں رہتے۔ کہ کسی طرح لوگ اس عقیدہ کو ترک کر دیں۔ جس وقت آپ دُنیا کی ہدایت کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر چالیس سال سے زیادہ تھی۔ بڑھاپے کا زمانہ تھا۔ طبیعت بھی کمزور تھی۔ اس بڑھاپے کے زمانہ میں ہر انسان کا دل چاہتا ہے۔ کہ وُہ آرام پائے۔ مگر آپ نے راتوں کو جاگ جاگ کر ۸۰ کتابیں لکھیں کیوں؟ اس لئے کہ آپ کو معلوم تھا۔ کہ اگر لوگ مجدد کو نہ مانیں گے۔ تو سخت نقصان اٹھائیں گے۔

ایک شخص جس کا لڑکا بیمار ہو۔ اور اس کی حالت نازک ہو رہی ہو۔ تو وہ کس طرح آرام سے بیٹھ سکتا ہے۔ لوگ سوئے ہوئے ہوں گے۔ اور وہ رات کو گلیوں میں بھاگا بھاگا پھرتا ہوگا۔ تاکہ کہیں سے کوئی دوائی مل جائے۔ کسی ڈاکٹر کا پتہ لگ جائے تا کسی طرح میرے بیٹے کی جان بچ جائے۔

یہی حال نبی کا ہوتا ہے۔ اس کو علم ہوتا ہے۔ کہ لوگ میرا انکار کر کے تباہی کو دعوت دے رہے ہیں۔ پھر وہ کس طرح آرام سے بیٹھ سکتا ہے۔ خواہ لوگ اسے مجنون کہیں۔ یا اس پر ہنسیں۔ وُہ تو بار بار لوگوں کے پاس جائے گا۔ اور کہے گا۔ کہ خدا تعالےٰ کے احکام کو مانو۔ تا تم اس کے عذاب سے بچ سکو۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے تابی کو اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مومنین۔ کہ اے نبی شائد تو اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر دے۔ کہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

پس انبیاء اور دُنیا کے فلاسفروں اور لیڈروں میں یہ فرق ہے۔ کہ فلاسفر ایک بات کو پیش کر دیتے ہیں۔ اور پھر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ انہیں یہ فکر نہیں ہوتی۔ کہ دُنیا اسے مانتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ ان کو وُہ آگ نظر نہیں آتی۔ جو ایک نبی کو نظر آتی ہے مگر نبی کی آنکھ چونکہ اس عذاب کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔ جو اس کے انکار کی وجہ سے لوگوں پر آنے والا ہوتا ہے اس لئے وُہ بے قرار ہوتا ہے۔ اور ہر وقت اس فکر میں رہتا ہے۔ کہ کسی طرح لوگوں کو سمجھائے۔ اور اس عذاب سے بچائے۔

عبدالکریم شرما۔ مولوی فاضل

مولوی محمد علی صاحب سے چند مطالبات

(۲)

ہر وہ امر جس کا انکار کفر ہے۔ اس کا بیعت میں کہاں اقرار لیا گیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کو جواب دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا "پھر آپ غور فرمائیں کہ کیا شرائط بیعت میں مسیح موعود ماننے کی شرط ہے۔ اگر نہیں تو کیا یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بھی دعویٰ نہ تھا۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس کے متعلق جناب مولوی مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین ۲۸ اپریل کے پیغام صلح میں رقمطراز ہیں۔

"بات تو موٹی ہے جسے میاں صاحب سمجھنا چاہیں تو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جس چیز کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ اسی کا اقرار لیا جاتا ہے۔ اور جس کے انکار سے کفر لازم نہیں آتا۔ اس کا اقرار بھی نہیں لیا جاتا۔ نبوت کے انکار سے کفر لازم آتا ہے اس لئے اس کا اقرار لینا ضروری ہے۔ مجددیت کے انکار سے کفر لازم نہیں آتا۔ اس لئے اس کا اقرار لینا ضروری نہیں"

لیکن اگر مولوی صاحب کا یہ اصل درست ہے۔ کہ جس بات کا انکار کفر ہے۔ اس کا اقرار لیا جانا ضروری ہے۔ تو وہ اس امر کا ثبوت پیش کریں۔ کہ بیعت کنندگان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تمام امور کا بیعت کے وقت اقرار لیا کرتے تھے۔ جن کا انکار کفر ہے۔ یعنی ملائکہ۔ اللہ کتب الہیہ تمام رسولوں اور بعث بعد الموت کے متعلق بیعت کے وقت اقرار لئے جانے کا ثبوت پیش کریں۔ پھر جناب مولوی صاحب یہ بھی بتائیں۔ کہ حضرات خلفائے راشدین نے جن شرائط پر بیعت لی۔ کیا ان کا انکار بھی کفر تھا۔ مولوی صاحب بتائیں۔ وہ کیا شرائط تھیں۔

پھر مولوی صاحب اس امر کو یاد رکھیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق مسلمان کو کافر قرار دینے والے کو کافر لکھا ہے۔ اور صاف لفظوں میں آئینہ کمالات اسلام میں ایسے شخص کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کے مسلمان ہونے کا انکار بھی ایسا کفر ہے۔ جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ مگر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیعت کی شرائط میں اس شرط کو بھی رکھا۔ کہ مومن کے ایمان دار ہونے کا انکار نہ کیا جائے۔ اگر نہیں تو کیوں۔ جناب مولوی صاحب یہ اصل پیش کر رہے ہیں۔ کہ جس چیز کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ اس کا بیعت میں اقرار لیا جاتا ہے۔ اسی اصل کی بناء پر وہ شرائط بیعت میں نبوت کا اقرار لیا جانا ضروری سمجھتے ہیں۔ پس کیا وہ اس امر کا بھی ثبوت پیش کریں گے۔ کہ بیعت کے وقت اپنے اقرار نبوت کے ساتھ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اقرار لیا کرتے تھے۔ کہ کسی مسلمان کو کافر نہ کہنا۔ پھر ماسوا اس کے جناب مولوی محمد علی صاحب بتائیں کہ اگر ہر وہ چیز جس کا انکار کفر ہو۔ اس کا بیعت میں اقرار لیا جانا ضروری ہے۔ تو پھر اس اصل کے ماتحت یہ بھی ضروری تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کا بھی بیعت کے وقت ضرور اقرار لیتے کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ کیونکہ حضور خود اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ پر ایک سائل کے جواب میں فرماتے ہیں۔

"یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے"

پس جب مومن کو کافر کہنے والا کافر ہے تو مسیح موعود کا منکر بھی ایسا ہی کافر قرار پایا۔ لہٰذا مولوی صاحب کے اصل کے ماتحت اب ضروری تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شرائط بیعت میں مسیح موعود کا ماننا بھی ضروری قرار دیتے۔ حالانکہ شرائط بیعت میں یہ اقرار تو موجود نہیں۔ بلکہ عقد اخوت کا ذکر ہے۔ گویا مولوی صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی ہونے سے انکار کرنا کفر ہوگا۔ مگر آپ کے دعوے مسیح موعود سے انکار کفر نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کے نزدیک مسیح موعود علیہ السلام کا انکار ایسا امر ہے۔ کہ جو چوری وغیرہ کے جرائم سے بھی کم ہی ہے۔ کیونکہ چوری نہ کرنے کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کی بیعت کی شرائط میں داخل کیا ہے۔ اور مولوی صاحب کے نزدیک شرائط بیعت میں وہی چیز داخل ہوتی ہے۔ جس کا انکار کفر ہو۔ پس چوری نہ کرنے سے انکار کر کے تو ایک شخص مولوی صاحب کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے۔ لیکن مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کوئی ایسا جرم نہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے منکر کو ویسا ہی کافر کہا ہے۔ جیسے مومن کو کافر کہنے والے کو کافر قرار دیا ہے۔

مولوی صاحب نے اپنے اس مضمون میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف یہ امر بھی منسوب کیا ہے۔ کہ آپ نے اپنے کسی مضمون میں لکھا ہے:۔

"سب انبیاء پر ان کے مرید زنا کا الزام لگاتے رہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی آپ کے مریدوں نے ایسے الزام لگائے۔ اور مرزا صاحب پر بھی لگائے"

چونکہ مولوی صاحب نے یہ بات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلا حوالہ منسوب کی ہے۔ اس لئے میں ان سے پہلے اس کا حوالہ طلب کرتا ہوں۔ مولوی صاحب اس مضمون کے حوالہ سے جلد مطلع فرمائیں۔ مولوی صاحب سے حوالہ طلب کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ وہ بحث کے دوران میں دوسرے کے کلام کا غلط مفہوم پیش کر کے اس پر اپنے اعتراض کی عمارت کھڑی کرنے کے عادی ہیں۔ اور میں ان کی اس طبیعت سے خوب واقف ہوں۔ مولوی صاحب موصوف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف غلط باتیں منسوب کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ پچھلے دنوں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مسئلہ جنازہ کی حقیقت شائع ہونے پر مولوی صاحب نے ایک دو ورقہ ٹریکٹ شائع کیا۔ جس میں لکھا۔ کہ جو لوگ نہ ادھر کے ہیں نہ ادھر کے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مذہبی شامل قرار دے کر ان کا جنازہ جائز بتایا ہے۔ لیکن جب میں نے ان سے اس کا حوالہ طلب کیا۔ تو مولوی صاحب اس وقت سے خاموش ہیں۔

اسی طرح مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف یہ امر منسوب کر دیا کہ آپ نے کہا ہے۔ کہ قادیان میں ۵۰۰ منافق ہیں۔ لیکن جب "الفضل" نے اس کا حوالہ طلب کیا۔ تو مولوی صاحب دم بخود ہو گئے۔ اسی طرح مولوی صاحب نے کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ میں اپنا جو الہام خلاف شرع پاتا ہوں۔ تو اسے کھنگار کی طرح پھینک دیتا ہوں۔ جب حوالہ طلب کیا گیا تو آج تک پیش نہیں کر سکے۔

چونکہ ایسے امور کا ارتکاب اب ان کی طبیعت پر گراں نہیں گزرتا۔ اس لئے میرا مطالبہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنے اس مضمون میں جو قول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس کا حوالہ پیش کریں۔

خاکسار قاضی محمد نذیر

رپورٹ ماہواری کارگزاری سیکرٹریان امور عامہ

نظارت ہذا کی طرف سے متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ سیکرٹریان امور عامہ اپنی ماہوار رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ بھجوایا کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس وقت تک کسی ایک جماعت کی طرف سے بھی باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ نہیں آئی۔ اب سال ۲-۱۹۴۱ء ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے جماعتیں اپنی اپنی رپورٹ ہائے کارگزاری سالانہ از یکم مئی ۱۹۴۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء بھجوا دیں۔ تا سالانہ رپورٹ میں درج کی جا سکیں۔ یہ رپورٹیں ۱۰ جون ۱۹۴۲ء تک آ جانی چاہئیں۔ واضح ہو کہ نیا سال ۳-۱۹۴۲ء یکم مئی سے شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے جماعتیں باقاعدگی کے ساتھ آئندہ اپنی رپورٹیں بھجوانے کا انتظام

حفظانِ صحت

زکام اور نزلہ کیوں ہوتا ہے اور کس طرح دور ہو سکتا ہے

اسباب :- (۱) نباتاتی یا حیوانی پروٹین (Protein) بذریعہ سانس یا بذریعہ معدہ جسم میں داخل ہو کر ہیجان پیدا کر کے نزلہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یا بعض قسم کے گھاس یا پھل پھول کی تیز خوشبو یا ذرات زکام کے اسباب ہیں۔ لیکن علاوہ ازیں یہ ضروری ہے کہ جسم میں پہلے بھی غیر طبعی تبدیلی واقع ہو چکی ہو۔ مثلاً قبض ہو یا سوہضمی ہو یا تکان ہو۔ اسی طرح جب ناک کے اندر کی جھلی میں خراش یا سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ تو نزلہ ہو جاتا ہے۔ (۲) اندر کے جراثیم جو پہلے سے موجود ہوتے ہیں یا باہر سے جراثیم داخل ہو کر ہر دو اثر انداز ہو سکتے ہیں (۳) موسم بہار یا موسم خزاں کے شروع ہونے کا بھی اس بیماری میں دخل ہوتا ہے۔ (۴) کمزور طبائع کو سخت گرمی یا سخت سردی میں بھی زکام ہو جاتا ہے۔ (۵) جسم میں کسی جگہ زہر یلا مادہ پہلے موجود ہو۔ مثلاً دانت یا کان کی خرابی۔ یا آنکھ یا گلے کے امراض (۶) خون کی نالیوں کا غیر طبعی طور پر سکڑنا یا پھیلنا۔ (۷) تنگ مکانات یا تنگ جگہوں میں رہنا۔ اور گھر میں سست بیٹھے رہنا۔ موسم برسات میں باہر سونا۔ اوس میں یا بارش میں بھیگنا (۸) دھوُاں یا تیز سوزش پیدا کرنے والی یا چھینک پیدا کرنے والی چیزوں کے بخارات کو سونگھنا۔ یا کسی چیز کے کوٹتے وقت ذرات کا گلے یا ناک میں چلے جانا۔ مثلاً مرچ سُرخ تمباکو وغیرہ بھی اس کے بواعث ہیں (۹) یہ بیماری موروثی بھی ہوتی ہے۔ بعض حساس طبائع کو خاص قسم کے پھول یا کستوری وغیرہ کے سونگھنے سے بھی زکام ہو جاتا ہے (۱۰) اندرونی اسباب میں سے یہ بھی ہے۔ کہ ناک اور گلے کے اندر غدود (Polypus.) پیدا ہو جاتی ہے (۱۱) بعض بڑی ناک والوں کی ہڈی ناک کے اندر ٹیڑھی ہوتی ہے جس کی جھلی عموماً متورم رہتی ہے (۱۲) بعض دفعہ بادی اشیاء کثرت سے کھانے کے نتیجہ میں بھی زکام ہو جاتا ہے۔ بلغمی طبائع کو عموماً بغیر اسباب کے بھی ہوتا رہتا ہے (۱۳) کمزور طبائع "نزلہ بد عضو ضعیف مے ریزد" کے مقولہ کے مطابق ہر موسم میں اس کا شکار رہتی ہیں۔ سردی ہو یا گرمی۔ موسم بہار ہو یا خزاں ان کے لئے یکساں ہیں۔ (۱۴) دماغی کام کرنے والوں کو یا زیادہ بولنے والوں یا زیادہ پڑھنے والوں کو گلے پڑ جاتے ہیں۔ یعنے گلے کے غدود پھول جاتے ہیں۔ جن کا بذریعہ اپریشن کٹوانا ضروری ہوتا ہے۔ (۱۵) بعض معدنیات کی جسم میں کمی ہو جانے سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے مثلاً کیلیسیم یا فاسفورس وغیرہ۔ اس حالت میں انڈا۔ ایکٹ۔ کشتہ مرجان۔ دودھ۔ کشتہ لوست بیضہ مرغ کا استعمال کرنا ضروری ہے جن کی ناک اکثر خشک رہتی ہو۔ ان کو بھی زکام ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو لیکوڈ۔ پیرافین ناک کے اندر ٹپکا کر ناک کے سوراخوں کو نرم اور ملائم رکھنا چاہیئے۔ ویزلین کی مرہم بھی لگائی جا سکتی ہے۔ میرے تجربہ میں روغن کدو کی نسوار نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔

دوسرا تجربہ یہ ہے کہ گلے میں کچھ خراش معلوم ہو۔ یا چھینکیں آئیں۔ یا گلے اور ناک میں سفر کی وجہ سے غبار پڑ گیا ہو۔ تو ضرور زکام ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں اگر تازہ پانی میں نمک حل کر کے گلے میں پانی ڈال کر غرغرہ کریں۔ اور ناک میں ڈال کر گلے کے راستہ نکال لیں۔ تو انشاءاللہ زکام نہیں ہوگا۔

وضو کے وقت ناک میں پانی ڈالنا بھی اسی حکمت پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ میرا معمول ہے کہ ایسی حالت میں جب گلے کی غدود سوج چکی ہوں۔ درد ہو۔ دودھ تک بھی پیا نہ جاتا ہو۔ تو بکری کے دودھ میں املتاس کے غرارے کراتا ہوں۔ بنفشہ کا جوشاندہ پلانا اور اسی بنفشہ کو تیل میں تل کر گلے پر باندھنا بھی مفید ثابت ہؤا ہے۔

ایسے لوگوں کو جو صاف ہوا میں رہتے ہیں۔ زکام کم ہوتا ہے۔ پہاڑ پر کھلے میدانوں یا جنگلوں یا دریاؤں کے آس پاس رہنے والوں کو بھی زکام کم ہوتا ہے۔ ہاں کمزور طبائع ہر جگہ ہی اس کا شکار رہتی ہیں۔ جن کو ہمیشہ پسینہ آتا رہے اور رطوبت بذریعہ جلد خارج ہوتی رہے۔ ان کو بھی زکام شاذ ہوتا ہے۔ زکام کی حالت میں جن کو اسہال ہو جائیں۔ ان کا زکام بھی کم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نئے زکام کی حالت میں اگر جلاب لے لیا جائے تو زکام دور ہو جاتا ہے یا کم ہو جاتا ہے۔ اگر میدانی لوگ ساحل سمندر پر چلے جائیں۔ یا ساحل سمندر کے لوگ میدانی علاقہ میں آجائیں تو ان کا زکام جاتا رہتا ہے۔

لمبے عرصہ تک سر جھکا کر پڑھنے سے تیز دھوپ یا تیز ہوا سے۔ غم و افکار سے ترشیاں کھانے سے سرد ہوا۔ خصوصاً ایسی ہوا جو حمام سے نکلنے یا سخت محنت کرنے یا غضب کے بعد یا فکر کے بعد یا فصد کے بعد یا جماع کے بعد یا لحاف سے نکلنے کے بعد لگے۔ جنوب کی ہوا سے۔ شمالی ہوا سے۔ بڑھاپے سے۔ دن کے سونے سے کھانا کھا کر سونے سے بوجھ اٹھانے سے بدن میں اختلاط ہونے سے بھی زکام ہو جاتا ہے۔ زکام کی حالت میں دن کو کبھی نہ سونا چاہیئے۔ ایسے لوگ جن کے سر چھوٹے ہوں ان کو یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

نتائج :- سر درد۔ شقیقہ۔ صرع۔ سرسام سبات دوار۔ خناق۔ سرفہ۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب۔ سل۔ دق۔ درد معدہ۔ جریان فالج۔ خدر۔ اسہال۔ وجع المفاصل۔ امراض عین۔ امراض اذن۔ امراض دندان پیدا ہوتے ہیں۔

فائدہ :- پرانے زکام والے کو بانجو لیا تو ہو سکتا ہے۔ مگر جذام ہرگز نہیں ہوتا۔ سبز یا سیاہ رنگ کا نزلہ یا زرد رنگ کا نزلہ بُرا ہوتا ہے۔

خلط کا پتہ رنگ سے۔ مزے اور قوام سے لگ سکتا ہے۔ سرد ہوا سرد پانی۔ اور سر کو جھکا کرنے سے بچانا چاہیئے۔ دماغ اور معدے کو تقویت دینی چاہیئے۔ ترشی اور گلا گھونٹنے والی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ابتداء نزلہ میں حکماء بہت چھینک کا لانا اچھا نہیں سمجھتے۔ جو لوگ کمزور ہوں۔ ان کو مسہل دینا نزلہ کی حالت میں مضر ہے۔ ایسے لوگوں کو انڈے کی نیم برشت زردی دیں۔ ایسے لوگوں کو اگر اسہال ہوں۔ تو شربت موڑ یوں۔ یا برشثا ایک رتی تک دیں۔ دیا قوزہ سپتلے نزلہ میں بہت فائدہ کرتا ہے۔

نوٹ :- میں نے کسی جگہ زکام کا لفظ لکھا ہے۔ اور کسی جگہ نزلہ کا۔ نزلہ وہ مادہ ہے۔ جو حلق میں گرے۔ اور جو رطوبت ناک سے بہے یا بند ہو۔ اسے زکام کہتے ہیں

خاکسار :- حکیم عبدالعزیز خان
مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

ایک نیک نمونہ اور قابل تقلید مثال

مسجد محلہ دارالبرکات قادیان کے فرش کے لئے اخویم محترم ڈاکٹر شیخ محمد عبداللہ صاحب احمدی نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ اور آجکل علاقہ نیروبی۔ کینیا کالونی میں مقیم ہیں۔ ہمارے محلہ کے ایک معزز باشندہ ہونے کی وجہ سے ہماری درخواست پر مبلغ پچاس روپیہ کی رقم عطا فرما کر دوسرے اہل محلہ کے لئے ایک نیک نمونہ اور قابل تقلید مثال قائم کی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

تمام اہل محلہ اس قربانی کے لئے ان کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہر رنگ میں برکت دے۔ اور بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار :- ڈاکٹر محمد الدین لفٹیننٹ۔ آئی۔ ایم۔ ڈی۔ ریٹائرڈ۔ پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ محلہ دارالبرکات قادیان

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۴۵ :- منکہ آمنہ خاتون زوجہ مرزا مولابخش صاحب احمدی عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی (حال لاہور) قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائیداد سوائے مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ کے اور کوئی نہیں۔ اگر میرے مرنے کے وقت اس مہر سے الگ کوئی حصہ جائیداد کا نکلا۔ تو اس کی میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ مہر اور جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن ہذا کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ وصول کریں۔ میں آمنہ خاتون اس بات کا اقرار کرتی ہوں۔ کہ اپنی وصیت کے حصہ کو انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں۔ تو میرے بعد میرے بچوں اور خاوند سے صدر انجمن احمدیہ کو حق حاصل ہے۔ کہ وصول کریں۔ الامۃ :- آمنہ خاتون۔

گواہ شد :- مرزا مولابخش احمدی فیض باغ مغل منزل لاہور خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- محمد صادق طالب علم جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ

نمبر ۵۶۹۳ :- اللہ دتہ ولد پیر بخش قوم راجپوت پیشہ حجام عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن ڈھڈہ سنورا ڈاکخانہ سٹرعہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت ہماری جدی جائیداد (موروث دفعہ ۵) کی زمین ۶ گھماؤں ۷ کنال ۹ مرلہ ہے۔ جس میں ہم دو بھائی شریک ہیں۔ اور اس زمین میں سے بارہ کنال نو مرلہ آٹھ سو (۸۰۰) روپیہ میں رہن ہے۔ اس کے علاوہ ماہوار آمدنی جس پر میرا گذارہ ہے۔ اندازاً چوبیس روپے ماہوار ہے۔ اس ماہوار آمدنی اور مندرجہ بالا زمین کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر وصیت کردہ حصہ سے کوئی رقم ادا کردوں۔ تو وہ اس سے منہا کر دی جاوے۔ اور مرنے کے وقت اگر اس جائیداد میں کمی بیشی ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد :- اللہ دتہ بقلم خود حال سرقت نور محمد صاحب ببقفہ زردکشی لاہور چھاؤنی توپ خانہ بازار۔ گواہ شد :- علی محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد :- عبدالرحمن احمدی

نمبر ۶۱۳۶ :- منکہ ملک احسان اللہ ولد ملک خدابخش قوم ککے زئی پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوچہ ککے زئیاں لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میں اپنے والد صاحب کی دوکان لکڑی کوئلہ پر کام کرتا ہوں۔ اور اس کے عوض ۱۰ روپے ماہوار مجھے دیتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ ماہ بماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس سے زائد جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد :- احسان اللہ۔ گواہ شد :- عطاء اللہ کوچہ چابک سواراں لاہور۔ گواہ شد : نفیل الدین سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ لاہور

نمبر ۶۱۳۵ :- منکہ سرور سلطان۔ زوجہ میاں محمد یعقوب صاحب قوم قریشی۔ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اور جائیداد منقولہ صرف ایک جوڑی کانٹے طلائی قیمتی ۲۰ روپے ہے۔ اور مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اس کل رقم مبلغ ایک ہزار بیس روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اگر اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم یا جائیداد بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی الامۃ :- سرور سلطان بقلم خود

گواہ شد :- الطاف حسین کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ گواہ شد : مختار احمد ہاشمی کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

نمبر ۶۱۳۴ :- منکہ محمود احمد ولد قاضی محمد شریف صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ چار سو پچاس روپے ہے۔ اور اس پر انکم ٹیکس واجب الادا ہے جو کہ مطابق شرح تقریباً ۲۲ روپے ہے۔ یہ رقم منہا کر کے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا وفات ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد :- لفٹننٹ محمود احمد آئی۔ ایم۔ ایس انڈین جنرل ہسپتال کراچی گواہ شد :- فضل احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد :- غلام احمد میجر آئی۔ ایم۔ ایس کراچی

نمبر ۶۱۱۳ :- منکہ محمد عبداللہ ولد علی احمد قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۳۵ء ساکن راولپنڈی صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میری وفات پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۳ حصہ کی حقدار ہے۔ جس کی کہ میں آج وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ آمدنی کم و بیش ۷۴ روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۳ حصہ کی وصیت کرتا ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
الامۃ :- خدیجہ بی بی۔ بقلم خود

گواہ شد :- نواب دین
امیر جماعت احمدیہ بمبئی۔

گواہ شد
ابراہیم عبدہ۔

العبد :- محمد عبداللہ سپاہی فرٹ ۱۱۸۱۶۲ پلاٹون ۱۳ - ایچ کمپنی بٹالین ۴ آئی اے اوسی ٹریننگ سنٹر کٹنی سی۔پی۔ گواہ شد :- محمد شریف احمد انسٹرکٹر جی کمپنی ۴ آئی اے او سی کٹنی۔ گواہ شد :- سید یعقوب الرحمٰن سٹور کلرک کٹنی

نمبر ۶۱۳۸ :- سنگہ ہدایت اللہ منصور بنگوی ولد مولوی رحمت اللہ صاحب باغانوالہ مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بنگہ حال نئی دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۲/۴ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھے اس وقت مبلغ باسٹھ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں انشاءاللہ اس حصہ آمد کو ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ نیز بوقت وفات میری جو جائیداد بھی ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع میں دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا

العبد :- ہدایت اللہ منصور ایل۔ایم ڈائرکٹوریٹ۔ڈی۔جی آف سپلائی نئی دہلی
گواہ شد :- عطاءاللہ پلیڈر۔
گواہ شد :- خلیل احمد ناصر واقف تحریک جدید۔

نمبر ۶۱۴۰ :- خدیجہ بی بی زوجہ محمد ابراہیم حکیم قوم شیخ عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دینگورلہ ڈاکخانہ خاص ضلع رتنا گری صوبہ بمبئی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۲/۳ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) زیور طلائی نو تولہ (۲) زیور نقرئی ۲۵ تولہ (۳) مہر بذمہ خاوند مبلغ پانصد روپے میں مندرجہ ذیل بالا جائیداد کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور انشاءاللہ کوشش کروں گی۔ کہ واجب الاداء رقم اپنی زندگی میں ادا کردوں لیکن اگر میں ایسا نہ کرسکی۔ تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ میری متروکہ جائیداد میں سے واجب الاداء رقم وصول کرے۔ اگر اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی آٹھویں حصہ کی مالک

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۱۳ رمئی - جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جزیرہ نما کرچ اب جرمنوں کے ہاتھوں میں ہی سمجھنا چاہیئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زبردست جرمن فوج نے ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کی مدد سے ٹاگن راگ کے مغرب سے شمال کی طرف مختلف مقامات پر چار پانچ حملے کئے۔ ایک جگہ رُوسی فوجیں کوئی تین میل پیچھے ہٹ گئیں اور جرمنوں کو کچھ کامیابی ہوئی۔ فریقین کا بھاری نقصان ہوُا۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ کرچ کی جنگ توپخانہ اور ہوائی جہازوں کی جنگ ہے یہ بھی معلوم ہوُا ہے کہ لیبیا کا جرمن کمانڈر جنرل رُومیل اب رُوسی محاذ پر بھیجدیا گیا ہے۔ رُوسی اخبار "ریڈ سٹار" کی اطلاع ہے کہ جرمن فوج روسیوں سے تعداد میں تین گنا زیادہ ہے ۔

ماسکو - ۱۳ رمئی - رُوسی ہائی کمانڈ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ جنوبی اور مغربی مورچوں سے رُوسی فوجوں کی کامیابیوں کی خبریں آرہی ہیں۔ جنوبی محاذ کے ایک مقام پر رُوسی فوج نے ایک اہم فوجی چھاؤنی پر قبضہ کرلیا ہے۔ کالینن کے محاذ پر سات سو جرمن ہلاک کردیئے گئے ۔

لنڈن - ۱۳ رمئی - مسٹر چرچل نے جرمنی کو گیس کے استعمال کے متعلق جو وارننگ دی تھی اس کا خاطر خواہ اثر ہوُا ہے اور جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی زہریلی گیس کے استعمال کا ارادہ نہیں رکھتا ۔

لنڈن - ۱۳ رمئی - نئے مالی سال کے پہلے ۳۲ دنوں میں حکومت برطانیہ کا خرچ ۴۸ کروڑ ۲۵ لاکھ پونڈ ہوُا ہے۔ گویا ایک کروڑ بچاس لاکھ پونڈ یعنی (۱۹ ½ کروڑ روپیہ) روزانہ ۔

دہلی - ۱۳ رمئی - ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برما کی اتحادی افواج کا ایک حصہ کلیوا پہنچنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ باقی فوج یہاں سے ۷۵ میل مشرق کے ایک مقام پر ہے۔ ۱۰ رمئی کو جاپانیوں نے شویگون پر حملہ کیا۔ سارا دن لڑائی ہوتی رہی۔ شام کے وقت اتحادی فوج نے دشمن کو جنوب کی طرف دھکیل دیا۔ رائل ایر فورس کے بمباروں نے اکیاب کی بندرگاہ پر زبردست حملہ کیا۔ یہ بھی معلوم ہوُا ہے کہ جاپانیوں نے برما روڈ کے رستہ چین کے صوبہ یونن پر ایک نیا حملہ شروع کردیا ہے اور پاؤشان کی طرف بڑھ رہے ہیں جو برما کی سرحد سے سو میل کے فاصلہ پر ہے ۔

چنگ کنگ - ۱۳ رمئی - ایک چینی سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مغربی یونن میں لڑنیوالی جاپانی فوج کو کمک پہنچ گئی ہے اور اس نے چینی مورچوں پر از سر نو دباؤ ڈال دیا ہے۔ ایک چینی افسر نے ایک تقریر میں کہا کہ برما روڈ کے بند ہو جانے سے چین کو بہت بڑا نقصان نہیں ہوا اور اس سے چین تباہ نہ ہوگا ۔

دہلی - ۱۳ رمئی - حکومت ہند نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ صوبائی حکومتوں کو اختیار دیا ہے کہ وہ چاہیں تو کسی رقبہ کے لوگوں پر ایسے جرائم کی پاداش میں جنکا جنگی کوششوں پر اثر پڑتا ہو اجتماعی جرمانے کرسکتی ہیں۔ اس آرڈیننس کا زیادہ تر تعلق رسل ورسائل کے متعلق جاسوسی سے ہے ۔

کلکتہ - ۱۳ رمئی - معلوم ہوُا ہے کہ بنگال گورنمنٹ ملک کے مختلف کارخانوں سے لاکھوں دھوتیاں خرید رہی ہے۔ تا جنگ کی نازک صورت میں ضروریات کو پورا کیا جاسکے ۔

کلکتہ - ۱۳ رمئی - بنگال گورنمنٹ شہر سے غرباء کے ساٹھ ہزار بچوں اور خاندان کے دیگر افراد کو باہر بھیجنے کے انتظامات کررہی ہے۔ کانگرس سے کہا گیا ہے کہ یو۔پی میں دس ہزار بچوں کے رکھنے کا انتظام کیا جائے ۔

واشنگٹن - ۱۳ رمئی - امریکہ کے محکمۂ زراعت نے اعلان کیا ہے کہ اس سال امریکہ میں گندم اسقدر کثیر مقدار میں پیدا ہونے کی توقع ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ اپریل ۱۹۴۲ء تک ایک سال میں امریکہ اُدھار و پٹہ کے قانون کے ماتحت اتحادی ملکوں کو ایک ارب ۵۷ کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ کی مالیت کا سامان خوراک بھیج چکا ہے۔ جسکا کل وزن ۵ کروڑ ۳۴ لاکھ ۷۵ ہزار من ہے ۔

روم - ۱۳ رمئی - آج پوپ صاحب نے اپنے یوم پیدائش کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم بلا استثناء ہر ایک قوم سے قیام امن کیلئے اپیل کرتے ہیں اور اقوام کے رہنماؤں کو تنبیہ کرتے ہیں کہ لوگوں کو ان کے اعلیٰ فرائض کی بجاآوری سے نہ روکیں اور بچوں کو سرپرستوں کے سایہ سے محروم نہ کریں ۔

ماسکو - ۱۳ رمئی - رُوسی اخبار "ریڈ سٹار" نے لکھا ہے کہ وسطی محاذ پر چھ روز کی خونریز جنگ میں روسی فوج نے جرمنوں کی اہم ترین پوزیشن پر قبضہ کرلیا ہے۔ ایک پیدل رجمنٹ اور ایک ٹینک دار رجمنٹ کا صفایا کردیا گیا

لنڈن - ۱۳ رمئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مڈغاسکر کی جنگ میں برطانی فوج کے قبضہ میں بہت سا سامان جنگ آیا۔ ڈیگو سواریز کی بندرگاہ میں بہت سی تارپیڈو کشتیوں پر قبضہ کرلیا گیا

لنڈن - ۱۳ رمئی - وزارت فضائی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ماہ مشرق وسطیٰ میں دشمن کے ۶۷ طیارے تباہ کردیئے گئے ۔

لنڈن - ۱۳ رمئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس ہفتہ اوٹاوہ میں اتحادی ممالک کی ایک فضائی کانفرنس منعقد ہورہی ہے۔ چیکوسلواکیہ۔ ہالینڈ۔ ناروے۔ یوگوسلاویہ اور یونان کے نمائندے بھی اس میں شریک ہونگے ۔

نیو یارک - ۱۳ رمئی - شدید جنگ کے باوجود چین کے ہر ایک حصہ میں ڈاک کی بہم رسانی کا سلسلہ برابر جاری ہے اور ایک دن کیلئے بھی منقطع نہیں ہوُا۔ چٹھی رسان اور ہرکارے اپنی جان پر کھیل کر اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ جاپانیوں کے مقبوضہ چینی علاقے اور آزاد علاقوں میں بھی ڈاک کا سلسلہ جاری ہے ۔

لنڈن - ۱۳ رمئی - معلوم ہوُا ہے کہ ہٹلر نے مسولینی سے مطالبہ کیا ہے کہ کم سے کم تین ڈویژن فوج روس کی جنگ میں بھیجے ۔

اوٹاوہ - ۱۳ رمئی - کینیڈا کی وزارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ کینیڈا کے سمندر میں ایک مال لیجانے والے جہاز پر ایک جرمن آبدوز نے تارپیڈو مار کر اُسے غرق کردیا۔ اس سے یہ یقین ہوگیا ہے کہ یہاں بھی دشمن کی آبدوزیں پہنچ گئی ہیں ۔

چنگ کنگ - ۱۳ رمئی - ایک چینی مشن ہندوستان آرہا ہے۔ اسکے سات ممبروں میں ماہرین تعلیم و اقتصادیات کے علاوہ بعض فلاسفر بھی ہونگے ۔

ماسکو - ۱۳ رمئی - روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے کہ فرانس کے فوجی افسروں نے جرمن فوجی ہیڈکوارٹر سے اپنا تعلق جوڑ لیا ہے اور جرمن افسروں کی ہدایت کے مطابق کام کررہے ہیں۔ جنرل گوئرنگ کے دورۂ فرانس کے بارہ میں عنقریب ایک سرکاری اعلان شائع کیا جانیوالا ہے اور اس ہفتہ آزاد فرانس کی صحیح پوزیشن پوری طرح واضح ہوجائیگی ۔

لنڈن - ۱۳ رمئی - آج مسٹر چرچل نے بکنگھم محل میں ملک معظم سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ لنچ بھی کھایا۔ اس موقع پر ملک معظم نے ہندوستان کے نئے ہائی کمشنر سر عزیز الحق کو بھی شرف ملاقات بخشا ۔

لنڈن - ۱۳ رمئی - مسٹر چرچل نے گیس کی نقاب پہنے ہوئے ہوم گارڈز کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسوقت ہمارے پاس ۱۷، ۱۸ لاکھ ہوم گارڈز ہیں۔ ہم نے ایسے انتظام کرلئے ہیں کہ یہاں پیراشوٹ اتارنا جال میں پھنسنے کے مترادف ہے ہم سر جڑ کر پارلیمنٹ میں کام کرتے ہیں۔ بعض اوقات ہمارے ایک ہاتھ میں رائفل اور دوسرے میں تقریروں کے نوٹ ہوتے ہیں ۔

لنڈن - ۱۳ رمئی - نازی گورنر کے حکم سے ہالینڈ کے ۲۴ اشخاص گولی سے اڑا دیئے گئے ہیں۔ انپر دشمن کے حق میں جاسوسی کرنیکا الزام تھا اور انکے پاس ناجائز اسلحہ بھی تھا۔ ہالینڈ کی جرمن فوج کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ ایک خفیہ آرگنائزیشن کیخلاف مقدمہ کی سماعت ختم ہوگئی ہے۔ ۲۷ ولندیزیوں کے خلاف دشمن سے سازباز کا جرم ثابت ہے۔ ان میں سے ۲۵ کو سزائے موت اور دو کو سزائے عمر قید دی جاچکی ہے ۔

کراچی - ۱۳ رمئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ سندھ میں کسی نے ریلوے لائن کو اکھاڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہوُا کہ روہڑی اور خانپور کے درمیان ایک مال گاڑی کے ۱۳ ڈبے پٹڑی سے اُتر گئے۔ کراچی میل روانہ نہ ہوسکی۔ صوبہ سندھ میں "حروں" کی سرگرمیوں سے پیدا شدہ صورت حالات پر تبادلہ کیلئے وزیر اعظم نے گورنر سے ملاقات کی ۔

سڈنی - ۱۳ رمئی - معلوم ہوُا ہے کہ جب کسی جاپانی ہوائی جہاز کو گولہ باری سے آگ لگ جائے تو ہوا باز جہاز سے کود کر ہلاک ہوجاتا ہے اور اپنے آپکو دشمن کے حوالہ نہیں کرتا۔ ایک علاقہ میں ۱۴ جاپانی جہاز گرائے گئے انمیں قریباً ڈیڑھ سو ہوا باز تھے۔ مگر ایک بھی سلامت نہ بچا۔ جاپانی ہوا بازوں کے اس رویہ کے متعلق بہت سی تھیوریاں پیش کی جارہی ہیں ۔

ملبورن - ۱۳ رمئی - فلپائن کے ساتھ رسل و رسائل کے تمام ذرائع منقطع ہوچکے ہیں اور وہاں سے کوئی خبر یا کسی جنگی سرگرمی کی اطلاع موصول نہیں ہو رہی ۔

پسرور - ۱۳ رمئی - گندم دڑہ ۴/۲/- درجہ اول ۴/۴/- جو ۲/۱۲/- نخود -/-/۴ مسور -/۱۰/۳ سرسوں -/۲/۴ تارامیرا -/۱۰/۳ امرتسر میں گندم ۴/۹/۹ نخود ۴/۶/۴ سونا -/-/۵۰ چاندی -/۴/۴۷ پونڈ -/۱۲/۳۶ ۔

لاہور - ۱۳ رمئی - آنریبل وزیر اعظم پنجاب نے ایک بیان میں کہا کہ اخبار پرتاپ کی بندش کے بارہ میں پنڈت نہرو کا بیان واقعات کے خلاف ہے میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ پرتاپ گورنمنٹ پالیسی کی حمایت کرے بلکہ صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ جنگی مساعی کے منافی پالیسی یا لہجہ اختیار نہ کرے ۔

لکھنؤ - ۱۳ رمئی - یو۔پی گورنمنٹ نے بعض شہروں میں تعمیر کے سامان کی فروخت کی ممانعت کردی ہے اور اپنے اپنے سٹاک کی اطلاع مہیا کرنے کا حکم دیا ہے ۔

لاہور - ۱۳ رمئی - حکومت ہند نے کھانڈ کے کنٹرول کے سلسلہ میں جو اعلان کیا تھا۔ پنجاب گورنمنٹ نے اس پر عمل درآمد کے احکام جاری کردیئے ہیں ۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی ۔